از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 17 ستمبر 1956

شام راؤ وشنو پارولکر

بنام

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، تھانا (ومنسلک پٹیشن)

[ایس آر داس چیف جسٹس، وینکٹاراما آئیر، بی پی سنہا، ایس کے داس اور گووندا مینن جسٹس صاحبان

]

امتناعی نظر بندی- ضلع مجسٹریٹ کی طرف سے نظر بندی کا حکم- ریاستی حکومت کو رپورٹ بھیجی گئی- ریاست کی طرف سے منظوری- بعد میں بھیجے گئے آرڈر کی بنیاد- نظر بندی کی جوازیت- "وہ بنیادیں جن پر حکم دیا گیا ہے"، کی تشریح- امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950 (IV، سال 1950)، دفعہ 3(2) (3)، 7.

امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950 کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (3) میں کہا گیا ہے کہ جب ذیلی دفعہ (2) کے تحت نظر بندی کا حکم اس میں مذکور افسر کے ذریعے دیا جائے تو وہ فوری طور پر ریاستی حکومت کو ان بنیادوں کے ساتھ اس حقیقت کی اطلاع دے گا جن کی بنیاد پر حکم دیا گیا ہے۔................ اور ایسا کوئی حکم نہیں۔................ اسے بنانے کے بعد بارہ دن سے زیادہ عرصے تک نافذ رہے گا جب تک کہ اس دوران ریاستی حکومت نے اس کی منظوری نہ دے دی ہو۔

دفعہ 7(1) کے تحت "جب کسی شخص کو نظر بندی کے حکم کے مطابق نظر بند کیا جاتا ہے، تو حکم دینے والا اختیار کرے گا۔................ اسے ان بنیادوں سے آگاہ کریں جن پر حکم دیا گیا ہے، اور اسے مناسب حکومت کو حکم کے خلاف نمائندگی کرنے کا جلد از جلد موقع فراہم کرے گا۔
"

درخواست کنندگان کو 27 جنوری 1956 کو ضلع مجسٹریٹ کے ذریعے امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950 کی دفعہ 3(2) کے تحت منظور کیے گئے نظر بندی کے احکامات کے مطابق گرفتار کیا گیا تھا،

جس نے اگلے دن اپنی رپورٹ ریاستی حکومت کو بھیجی جس نے 3 فروری 1956 کو اس کی منظوری دی۔ اس دوران، جن بنیادوں پر نظر بندی کے احکامات دیے گئے تھے وہ ضلع مجسٹریٹ نے وضع کیے تھے جنہوں نے ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت 31 جنوری 1956 کو درخواست کنندگان کو پیش کیے تھے۔ ان بنیادوں کی ایک نقل 6 فروری 1956 کو ریاستی حکومت کو بھیجی گئی تھی۔ درخواست کنندگان نے نظر بندی کے جواز کو چیلنج کیا اور دلیل دی کہ چونکہ دفعہ 3(3) میں ہونے والا بیان محاورہ "بنیاد جس پر حکم دیا گیا ہے" لفظ بہ لفظ وہی ہے جو ایکٹ کے دفعہ 7 میں ہے، اس کا وہی معنی ہونا چاہیے اور چونکہ دفعہ 7 میں مذکور بنیادوں کی کاپی دفعہ 3(3) کے تحت ریاستی حکومت کو نظر بندی کے احکامات کی منظوری سے پہلے رپورٹ کے ساتھ نہیں بھیجی گئی تھی، اس لیے قانون کے ذریعے مقرر کردہ طریقہ کار کی خلاف ورزی ہوئی اور اس کے نتیجے میں نظر بندی غیر قانونی ہو گئی۔ حکم ہوا کہ ضلع مجسٹریٹ کی طرف سے بھیجی گئی رپورٹ میں نہ صرف نظر بندی کا حکم دینے کی حقیقت بیان کی گئی ہے بلکہ ان مواد کو بھی بیان کیا گیا ہے جن پر اس نے حکم دیا تھا۔

حکم ہوا کہ ضلع مجسٹریٹ کی جانب سے دفعہ 3(3) کے تحت اپنی رپورٹ کے ساتھ وہ بنیادیں بھیجنے میں ناکامی جو اس نے بعد میں دفعہ 7 کے تحت نظر بند کیا تھا، اس ذیلی دفعہ کے تقاضوں کی خلاف ورزی نہیں ہے اور جب اس نے ان مواد کی اطلاع دی جس پر اس نے حکم دیا تھا تو اس کی کافی تعمیل کی گئی تھی۔

ایکٹ کے دفعہ 3(3) اور 7 میں "وہ بنیادیں جن پر حکم دیا گیا ہے" کے اظہار کا دائرہ کار اور ارادہ بالکل مختلف ہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ نظر بند شخص کو جو بنیادیں فراہم کی گئی ہیں وہ حکم کی منظوری سے پہلے ریاستی حکومت کے سامنے ہونی چاہئیں۔

اصل دائرہ اختیار: درخواستیں نمبر 100 اور 101، سال 1956۔

حکم پیشگی ملزم کی نوعیت میں رٹس کے لیے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواستیں۔

درخواست کنندگان کی طرف سے این سی چٹرجی، سادھن چندر گپتا اور جنار دھن شرما۔

جواب دہندگان کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے دپھتری، پورس اے مہتا اور آر ایچ دھبر۔

17.1956 ستمبر۔

عدالت کا فیصلہ وینکٹارام آئیر جسٹس نے سنایا۔

یہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت حکم پیشگی ملزم کی نوعیت میں رٹ جاری کرنے کی درخواستیں ہیں۔26 جنوری 1956 کو ضلع مجسٹریٹ، تھانا نے درخواست کنندگان کی نظر بندی کے لیے امتناعی نظر بندی ایکٹ IV، سال 1950 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) کی دفعہ 3 (2) کے تحت احکامات جاری کیے، اور احکامات پر عمل درآمد کرتے ہوئے انہیں 27 جنوری 1956 کو گرفتار کر لیا گیا۔ اگلے دن ضلع مجسٹریٹ نے اپنی رپورٹ ریاستی حکومت کو بھیجی جس نے 3 فروری 1956 کو اس کی منظوری دی۔ اسی دوران، 30 جنوری 1956 کو ضلع مجسٹریٹ نے وہ بنیادیں وضع کیں جن پر نظر بندی کے احکامات دیے گئے تھے، اور انہیں 31 جنوری 1956 کو درخواست کنندگان کو مطلع کیا گیا تھا۔ ان بنیادوں کی ایک نقل 6 فروری 1956 کو ریاستی حکومت کو بھیجی گئی تھی۔

درخواست کنندگان دو بنیادوں پر نظر بندی کے جواز کو چیلنج کرتے ہیں۔ وہ سب سے پہلے یہ دعوی کرتے ہیں کہ ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت انہیں پیش کیے گئے نظر بندی کے حکم کی بنیادیں مبہم ہیں، اور دوسرا یہ کہ ایکٹ کی دفعہ 3 (3) کے تقاضوں کی تعمیل نہیں کی گئی تھی، اس میں کہ ان بنیادوں کو ضلع مجسٹریٹ نے ریاستی حکومت کو بھیجا تھا، 28 جنوری 1956 کو اپنی رپورٹ کے ساتھ نہیں، بلکہ 6 فروری 1956 کو، ریاستی حکومت کے حکم کی منظوری کے بعد۔

پہلی دلیل میں کوئی چیز نہیں ہے۔ درخواست کنندگان کو بھیجا گیا خط درج ذیل ہے:

" سال 1955 میں مونسون کے موسم کے دوران، آپ نے تھانا ضلع کے امبر گاؤں، دھنو، پالگھر اور جوہر تعلقہ میں آدیواسیوں کی خفیہ اجلاس منعقد کیا جس میں آپ نے انہیں دھمکی، تشدد اور آتش زنی کا سہارا لینے کے لیے اکسایا اور اکسایا تاکہ زمینداروں کے ذریعے کرائے پر لیے گئے باہر کے گاؤں کے مزدوروں کو زمینداروں کے لیے کام کرنے سے روکا جاسکے۔ آپ کی اشتعال انگیزی اور اشتعال انگیزی کے براہ راست نتیجہ کے طور پر، دھمکیوں، تشدد اور آتش زنی کے کئی واقعات ہوئے جن میں ان تعلقہ کے آدیواسی ملوث تھے۔ ان میں سے کچھ معاملات ذیل میں بیان کیے گئے ہیں" پھر مقدمات کا تفصیلی بیان درج ذیل ہے۔ درخواست کنندگان کی طرف سے یہ دلیل دی گئی

ہے کہ اس بارے میں کوئی تفصیلات نہیں دی گئیں کہ وہ خفیہ ملاقاتیں کب اور کہاں ہوئیں جن میں ان پر الزام ہے کہ انہوں نے شرکت کی تھی، اور یہ کہ یہ گنجابیان کہ وہ مونسون کے موسم میں ہوا تھا بہت وسیع اور مبہم تھا جس کی تردید کی جاسکتی ہے۔ لیکن پھر، اس کے بعد آنے والی تفصیلات وہ تاریخیں بتاتی ہیں جن پر کئی واقعات پیش آئے، اور یہ واضح ہے کہ ملاقاتیں ان تاریخوں کے قریب ہوئی ہوں گی۔ مراسلے میں مزید کہا گیا ہے کہ مزید حقائق ظاہر کرنا عوامی مفاد میں نہیں ہے۔ مجموعی طور پر مراسلے کو پڑھتے ہوئے، ہماری رائے ہے کہ درخواست کنندگان کو ان کے خلاف جو الزام عائد کیا گیا تھا اس سے آگاہ کرنا اور انہیں اس کے لیے اپنی وضاحت دینے کے قابل بنانا کافی حد تک یقینی ہے۔ حکم پیشگی ملزم کی درخواستوں میں چگلا، چیف جسٹس کا یہی نظریہ تھا، جسے درخواست کنندگان نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت بمبئی عدالت عالیہ میں پیش کیا تھا، اور ہم اس سے قرارداد ہیں۔ اس لیے یہ شکایت کہ بنیادیں مبہم ہیں ناکام ہونی چاہیے۔

جہاں تک دوسری دلیل کا تعلق ہے، اس سوال سے متعلق ایکٹ کے متعلقہ حصوں کو متعین کرنا مفید ہوگا:

دفعہ 3(1) "مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت-

(a) اگر کسی ایسے شخص کے حوالے سے مطمئن ہو جو اسے کسی بھی طرح سے متعصبانہ عمل کرنے سے روکنے کے لیے-

(i) بھارت کا دفاع، غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات، یا بھارت کی سلامتی، یا

(ii) ریاست کی سلامتی یا نظم وضبط عامہ برقرار رکھنا، یا

(iii) قوم کے لیے ضروری سامان اور خدمات کی دیکھ بھال؛ یا

(b) اگر کسی ایسے شخص کے حوالے سے مطمئن ہو جو غیر ملکی ایکٹ، 1946 (XXXI، سال 1946) کے معنی میں غیر ملکی ہے، کہ بھارت میں اس کی مسلسل موجودگی کو منظم کرنے کے لیے یا اسے بھارت سے بے دخل کرنے کے انتظامات کرنے کے لیے ایسا کرنا ضروری ہے، تو حکم دیں کہ ایسے شخص کو نظر بند کیا جائے۔

(2) مندرجہ ذیل میں سے کوئی بھی افسر، یعنی-

(a) ضلعی مجسٹریٹ،

(b) ریاستی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں خصوصی طور پر بااختیار ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ،

(c) بمبئی، کلکتہ، مدراس یا حیدرآباد کے لیے پولیس کمشنر،

(d) ریاست حیدرآباد میں کلکٹر

اگر ذیلی دفعہ (1) کی شق (a) کی ذیلی شق (ii) اور (iii) میں فراہم کردہ اختیارات سے مطمئن ہو تو مذکورہ ذیلی دفعہ کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کر سکتا ہے۔

(3) جب ذیلی دفعہ (2) میں مذکور کسی افسر کے ذریعے اس دفعہ کے تحت کوئی حکم دیا جاتا ہے تو وہ اس حقیقت کو ریاستی حکومت کو اس بنیاد کے ساتھ پیش کرے گا جس پر حکم دیا گیا ہے اور ایسی دیگر تفصیلات جن کی اس کی رائے میں اس معاملے پر اثر پڑتا ہے، اور امتناعی نظر بندی (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1952 کے آغاز کے بعد بنایا گیا کوئی بھی حکم اس کے بنانے کے بعد بارہ دن سے زیادہ عرصے تک نافذ نہیں رہے گا جب تک کہ اس دوران ریاستی حکومت نے اس کی منظوری نہ دے دی ہو۔

(4) جہاں اس دفعہ کے تحت ریاستی حکومت کی طرف سے کوئی حکم دیا جاتا ہے یا منظور کیا جاتا ہے، ریاستی حکومت، جتنی جلدی ہو سکے، مرکزی حکومت کو ان بنیادوں کے ساتھ اس حقیقت کی اطلاع دے گی جن پر حکم دیا گیا ہے اور ایسی دیگر تفصیلات جو ریاستی حکومت کی رائے میں حکم کی ضرورت پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

دفعہ 7(1) "جہاں کسی شخص کو نظر بندی کے حکم کے مطابق نظر بند کیا جاتا ہے، حکم دینے والا اختیار، جتنی جلدی ہو سکے، لیکن نظر بندی کی تاریخ سے پانچ دن کے بعد نہیں، اسے ان بنیادوں سے آگاہ کرے گا جن پر حکم دیا گیا ہے، اور اسے مناسب حکومت کو حکم کے خلاف نمائندگی کرنے کا جلد از جلد موقع فراہم کرے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کی کسی بھی چیز میں اتھارٹی سے ان حقائق کو ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی جنہیں وہ ظاہر کرنا عوامی مفاد کے خلاف سمجھتا ہے۔ ان حصوں پر، درخواست کنندگان کے لیے مسٹر چٹرجی کی دلیل یہ ہے کہ دفعہ 3(3) کا تقاضہ ہے کہ جب دفعہ 3(2) میں مذکور حکام میں سے

کسی ایک کی طرف سے نظر بندی کا حکم دیا جاتا ہے-اس معاملے میں یہ اس طرح بنایا گیا تھا-تو اتھارٹی کو فوری طور پر ریاستی حکومت کو ان بنیادوں کے ساتھ اس حقیقت کی اطلاع دینی چاہیے جس پر حکم دیا گیا تھا؛ کہ یہ شق واضح طور پر نظر بند افراد کے حقوق کے تحفظ کے لیے ہے، کیونکہ ان بنیادوں پر غور کرتے ہوئے حکومت کو فیصلہ کرنا ہے کہ وہ حکم کو منظور کرے گی یا نہیں؛ کہ جب اس لیے ریاستی حکومت کو بنیادیں دستیاب نہیں کرائی گئی تھیں۔ اس سے پہلے کہ وہ حکم کی منظوری دے دیں، جیسا کہ موجودہ معاملے میں ہوا، قانون کے ذریعہ مقرر کردہ طریقہ کار کی واضح خلاف ورزی ہوئی، اور یہ کہ نظر بندی غیر قانونی ہو گئی۔

اب مدعاعلیہ کی جانب سے دائر حلف نامے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جب ضلع مجسٹریٹ نے 28 جنوری 1956 کو دفعہ 3(3) کے تحت رپورٹ بھیجی تو اس نے نہ صرف نظر بندی کا حکم دینے کی حقیقت بلکہ ان مواد کی بھی رپورٹ بھیجی جس پر اس نے حکم دیا تھا۔ درخواست گزار دلیل یہ ہے کہ وہ بنیادیں جو 30 جنوری 1956 کو وضع کی گئی تھیں اور 31 جنوری 1956 کو انہیں مطلع کی گئی تھیں، انہیں بھی رپورٹ کے ساتھ بھیجا جانا چاہیے تھا۔ سوال یہ ہے کہ کیا ضلع مجسٹریٹ نے جو کیا وہ دفعہ 3 (3) کے تقاضوں کی کافی تعمیل تھی، اور یہ اس دفعہ میں آنے والے الفاظ "جن بنیادوں پر حکم دیا گیا ہے" پر رکھی جانے والی تشریح پر منحصر ہو گا۔ ان الفاظ کو ان کے فطری اور عام معنوں میں تشکیل دیتے ہوئے، ان میں کوئی بھی معلومات یا مواد شامل ہو گا جس پر حکم مبنی تھا۔ آکسفورڈ کنسائز ڈکشنری لفظ "گراؤنڈ" کے درج ذیل معنی دیتی ہے: 'بنیاد، جڑ، مقصد، صحیح وجہ'۔ اس تعریف پر، وہ مواد جس پر ضلع مجسٹریٹ نے غور کیا کہ نظر بندی کا حکم دیا جانا چاہیے، اس کی بنیاد کے طور پر مناسب طریقے سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مسٹر چٹرجی کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ دفعہ 3(3) میں جو بیان محاورہ "بنیاد جس پر حکم دیا گیا ہے" وہی لفظ بہ لفظ ہے جو دفعہ 7 میں ہے، کہ ایک ہی قانون میں پائے جانے والے اسی بیان محاورہ کو وہی تعمیر ملنی چاہیے، کہ دفعہ 3 میں جس چیز کا مطالبہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ نظر بندی کا حکم دینے پر، اتھارٹی اس حکم کی بنیاد وضع کرے، اور اسے دفعہ 3(3) کے تحت ریاستی حکومت اور دفعہ 7 کے تحت نظر بند شخص کو بھیجے، اور اس لیے صرف ریاستی حکومت کو اس پر

موجود مواد کی رپورٹ بھیجنا کافی نہیں تھا۔ جس کا حکم دیا گیا تھا۔ میکسویل کے انٹرپریٹیشن آف اسٹیچوٹس، 10 ویں ایڈیشن، صفحہ 522 میں درج ذیل عبارت پر انحصار کیا گیا تھا:

"کسی بھی صورت میں یہ فرض کرنا مناسب ہے کہ قانون کے ہر حصے میں ایک ہی اظہار کے استعمال سے ایک ہی معنی ظاہر ہوتا ہے۔"

درخواست کنندگان کی طرف سے جس تعمیراتی اصول کے لیے دعوی کیا گیا ہے وہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے، لیکن یہ فیصلہ کرنے میں صرف ایک عنصر ہے کہ قانون سازی کی اصل اہمیت کیا ہے، تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ قانون کی اسکیم میں مخصوص شق اور اس کی ترتیب کے پیچھے کے مقصد کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔" کریز کا کہنا ہے کہ یہ مفروضہ کہ ایک ہی الفاظ کو ایک ہی معنی میں استعمال کیا جاتا ہے، تاہم بہت معمولی ہے، اور یہ مناسب ہے کہ 'اگر کافی وجہ تفویض کی جاسکتی ہے، تو کسی ایکٹ کے ایک حصے میں کسی لفظ کو اس سے مختلف معنوں میں سمجھا جائے جو اسے ایکٹ کے دوسرے حصے میں ملتا ہے' (قانون، پانچواں ایڈیشن، صفحہ 159)۔ اور میکسویل، جس کے قانون کے بیان پر درخواست کنندگان انحصار کرتے ہیں، مزید مشاہدہ کرتے ہیں:

"لیکن مفروضہ زیادہ وزن کا نہیں ہے۔ ایک ہی لفظ کو ایک ہی قانون میں اور یہاں تک کہ ایک ہی حصے میں بھی مختلف معنوں میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (قوانین کی تشریح، صفحہ 322)۔

ان دونوں توضیعات کے ان کے تناظر میں جائزہ لیتے ہوئے، یہ دیکھا جائے گا کہ دفعہ 3(1) مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت کو نظربندی کا حکم منظور کرنے کا اختیار فراہم کرتی ہے، جب اس ذیلی شق میں مذکور بنیادیں موجود ہوں۔ جب اس شق کے تحت کوئی حکم دیا جاتا ہے، تو دفعہ 7 کے تحت نظربند شخص کے حق کو جلد از جلد نظربندی کی بنیاد سے آگاہ کیا جانا چاہیے، اور یہ اس حکم کے خلاف نمائندگی کرنے کے قابل بنانا ہے، جو کہ آرٹیکل 22(5) کے تحت ضمانت شدہ بنیادی حق ہے۔ دفعہ 3(2) کے آگے آتے ہوئے، یہ وہ اختیار فراہم کرتا ہے جو دفعہ 3(1) کے تحت ریاستی حکومت کو دیا گیا ہے جسے بعض حکام اس میں بیان کردہ معاملات کے حوالے سے استعمال کر رہے ہیں۔ یہ دفعہ 3(1) کے تحت ریاستی حکومت کو تفویض کردہ اختیارات کا ایک مندوب ہونے کے ناطے، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ مندوب اپنے اختیار کے اندر اور منصفانہ اور مناسب طریقے

سے کام کرے اور ریاست اس پر مناسب اور موثر کنٹرول اور نگرانی کا استعمال کرے، دفعہ 3(3) دفعہ 3(2) کے تحت کارروائی کرتے وقت مشاہدہ کرنے کے لیے ایک خصوصی طریقہ کار نافذ کرتی ہے۔ دفعہ 3(2) کے تحت حکم دینے والے اتھارٹی کے لیے ضروری ہے کہ وہ حکم کی حقیقت کو ریاست کو اس کی بنیاد کے ساتھ فوری طور پر رپورٹ کرے، اور اگر ریاست بارہ دن کے اندر حکم کی منظوری نہیں دیتی ہے، تو یہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ ان توضیعات کا مقصد ریاستی حکومت اور اس کے ماتحت حکام کے درمیان قانونی وفد کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے کاروبار کو منظم کرنا ہے اور ان کا دائرہ کار دفعہ 7 سے بالکل مختلف ہے جو ریاستی حکومت اور اس کے ماتحت حکام کے خلاف نظر بندی کے حق سے متعلق ہے۔ دفعہ 3(3) اتھارٹی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنے حکم کی بنیاد ریاستی حکومت کو بتائے، تاکہ مؤخر الذکر خود کو مطمئن کر سکے کہ آیا نظر بندی کی منظوری دی جانی چاہیے یا نہیں۔ دفعہ 7 میں نظر بند شخص کو بنیاد کا بیان بھیجنے کا مطالبہ کیا گیا ہے، تاکہ وہ حکم کے خلاف نمائندگی کر سکے۔ دونوں حصوں کا مقصد اتنا مختلف ہے کہ یہ فرض نہیں کیا جا سکتا کہ "جس بنیاد پر حکم دیا گیا ہے" کا بیان محاورہ دفعہ 3(3) میں اسی معنی میں استعمال کیا گیا ہے جو دفعہ 7 میں ہے۔

یہ کہ قانون ساز یہ اس بات پر غور نہیں کر سکتا تھا کہ دفعہ 3(3) میں مذکور بنیادیں دفعہ 7 میں مذکور بنیادوں سے ملتی جلتی ہونی چاہئیں، اس حقیقت سے بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ جب کہ دفعہ 7(2) کے تحت یہ اختیار کے لیے کھلا ہے کہ وہ نظر بند کے وجوہات کو ظاہر نہ کرے اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ ایسا کرنا عوامی مفادات کے خلاف ہو گا، تو یہ وہ حقائق ہیں جو ماتحت اتھارٹی کی طرف سے دفعہ 3(3) کے تحت ریاستی حکومت کو دی گئی رپورٹ میں نمایاں طور پر سامنے آئیں گے، اور منظوری کی بنیاد بنائیں گے۔ اگر دفعہ 3(3) کے تحت فراہم کردہ بنیادوں میں ایسے معاملات شامل ہو سکتے ہیں جن کی دفعہ 7 کے تحت نظر بند کئے گئے شخص کو اطلاع دینے کی ضرورت نہیں ہے، تو "جس بنیاد پر حکم دیا گیا ہے" کا بیان محاورہ دونوں حصوں میں ایک ہی معنی نہیں رکھ سکتا۔

اس نتیجے کی حمایت میں ایک اور وجہ بھی ہے۔ جب دفعہ 3(2) میں مذکور اتھارٹی، اس کے سامنے رکھے گئے مواد پر غور کرنے پر، اس دفعہ کے تحت کارروائی کرنے کا فیصلہ کرتی ہے اور نظر

بندی کا حکم دیتی ہے، تو دفعہ 3(3) کے ذریعہ اس حقیقت کو اس کی بنیاد کے ساتھ ریاستی حکومت کو فوری طور پر رپورٹ کرنا ضروری ہے۔ لیکن دفعہ 7 کے تحت، اتھارٹی کا فرض یہ ہے کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے نظر بند شخص کو اس کی بنیاد سے آگاہ کرے۔ اب، یہ قرار دیا گیا ہے کہ چونکہ اس شق کا مقصد نظر بند شخص کو حکم کے خلاف نمائندگی کرنے کا موقع دینا ہے، اس لیے اس کو ایسا کرنے کے قابل بنانے کے لیے بنیاد کافی حد تک واضح اور تفصیلی ہونی چاہیے۔ یہ واضح ہے کہ ایکٹ کے دفعہ 7 کے تحت نظر بند شخص کو جو مراسلہ پیش کیا جاتا ہے وہ ایک رسمی دستاویز ہے جس میں حکم کی بنیاد اور اس کی حمایت میں تفصیلات، یقیناً، دفعہ 7(2) کے تابع ہیں؛ جبکہ دفعہ 3(3) کے تحت ریاست کو دی گئی رپورٹ ایک خفیہ بین الضابطہ مراسلے کی نوعیت کی کم رسمی دستاویز ہے، جس میں وہ تفصیلات شامل ہیں جن پر حکم دیا گیا تھا۔ یہ ارادہ نہیں کیا جا سکتا تھا کہ دونوں مواصلات کے مندرجات جو ان کے دائرہ کار اور ارادے میں اتنے مختلف ہیں ایک جیسے ہونے چاہئیں۔

مسٹر این سی چٹرجی نے ریاست بمبئی بنام آتما رام سریدھر ویدیا[1] میں کا نیا چیف جسٹس کے کچھ مشاہدات کا بھی حوالہ دیا جو ان کی اس دلیل کی حمایت کرتے ہیں کہ نظر بند افراد کو جو بنیاد فراہم کی گئی ہے وہ حکم کی منظوری سے پہلے ریاستی حکومت کے سامنے ہونی چاہیے تھی۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا:

"یہ واضح ہے کہ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے حکم دینے کی بنیادیں، وہ بنیادیں ہیں جن پر نظر بندی کا اختیار مطمئن تھا کہ حکم دینا ضروری تھا۔ لہذا جب حکم دیا جائے تو یہ بنیادیں موجود ہونی چاہئیں۔ "لیکن مذکورہ بالا حصوں میں مذکور بنیادیں حکم دینے کی وجوہات ہیں، نہ کہ وہ رسمی تاثرات جن میں وہ مجسم ہیں، اور یہ مندرجہ ذیل مشاہدے سے مزید واضح ہو گا:

"ان کی نوعیت کے مطابق بنیاد حقائق کے نتائج ہیں نہ کہ تمام حقائق کا مکمل تفصیلی بیان۔"

ہمارا نتیجہ یہ ہے کہ تھانا کے ضلع مجسٹریٹ کی جانب سے دفعہ 3(3) کے تحت اپنی رپورٹ کے ساتھ بھیجنے میں ناکامی، وہی بنیاد جو اس نے بعد میں دفعہ 7 کے تحت نظر بند شخص کو بتائی تھی، اس ذیلی دفعہ کے تقاضوں کی خلاف ورزی نہیں ہے، اور یہ کہ جب اس نے ان مواد کی اطلاع دی جس پر اس نے حکم دیا تھا تو اس کی کافی تعمیل کی گئی تھی۔

درخواست کنندگان کی دوسری دلیل بھی ناکام ہو جاتی ہے، اور اس لیے ان درخواستوں کو مسترد کیا جانا چاہیے۔